سوال

(237) شریعت میں شرح منافع کا کوئی تعین ہے؟

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

شریعت میں شرح منافع کا کوئی تعین ہے تو اس کی نشاندہی کریں ہمارا میڈیکل سٹور ہے بعض ادویات پر قیمت فروخت 28 روپے لکھی ہوتی ہے جبکہ ہمیں کمپنی کی طرف سے تقریباً 13 روپے میں ملتی ہے اس طرح ہمیں 15 روپے نفع ہوتا ہے اتنا منافع لینے کی شرعاً اجازت ہے یا نہیں؟ کتاب وسنت کی روشنی میں وضاحت فرمائیں۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

شریعت میں شرح منافع کا کوئی تعین نہیں ہے جائز تجارت میں جس قدر چاہے نفع کمایا جائے۔ اس پر کوئی پابندی نہیں ہے یہ غلط طور پر مشہور ہے کہ شرح منافع آٹے میں نمک کے برابر ہونا چاہیے۔ البتہ کسی کی مجبوری سے ناجائز فائدہ نہ اٹھایا جائے اور نہ ہی خرید وفروخت کرتے وقت جھوٹ بولا جائے بلکہ ایک دوسرے کے لئے ہمدردی اور ایثار کے جذبات ہونے چاہییں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنھم نے قیمت خرید پر 100 فیصد منافع کمایا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ صرف اس شرح کو برقرار رکھا بلکہ ان کے لئے خیر وبرکت کی دعا فرمائی۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عروہ بارقی رضی اللہ عنہ کو ایک دینار دیا تاکہ وہ آپ کے لئے ایک بکری خرید لائے اس نے منڈی سے ایک دینار کی دو بکریاں خریدیں، پھر ان میں سے ایک کو ایک دینار کے عوض فروخت کر دیا۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس نفع کا ایک دینار اور خرید کردہ بکری پیش کر دی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے لئے خیر وبرکت کی دعا فرمائی۔ اس دعا کا یہ اثر تھا کہ اگر وہ مٹی بھی خرید لیتے تو اس سے بھی نفع کماتے۔ [صحیح بخاری، المناقب: ۳۶۴۲]

اسی طرح حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دینار دیا تاکہ وہ اس سے قربانی کا جانور خرید لائے۔ انہوں نے ایک بکری ایک دینار کے عوض خریدی، راستہ میں اسے گاہک ملا، اسے دو دینار کے عوض فروخت کر دیا، پھر دوبارہ منڈی گئے وہاں سے ایک دینار کے عوض ایک اور بکری خریدی، حاصل کردہ نفع اور خرید کردہ بکری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش فرمائی تو آپ نے حاصل کردہ نفع، یعنی ایک دینار بھی صدقہ کر دینے کا حکم دیا۔ [ابوداؤد، البیوع: ۳۳۸۶]

ان روایات سے معلوم ہوا کہ شرح منافع کا شریعت نے کوئی تعین نہیں کیا ہے۔ فریقین باہمی رضامندی سے خرید وفروخت کرنے میں آزاد ہیں۔ بس ایسے امور سے اجتناب کیا جائے جن سے شریعت نے منع کیا ہے، نیز دوسرے شخص کی مجبوری سے بھی ناجائز فائدہ نہ اٹھایئے، ان شرائط کو پورا کرتے ہوئے قیمت خرید پر حسب منشا نفع لینے پر کوئی قدغن نہیں ہے۔ [واللہ اعلم]

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد:2 صفحہ:263